

کیمہ فرید کے بڑے کھوز پر۔

— ۵۴ —

ساتواں منظر

صحیح کا وقت جو دوسرا منظر ہیں تھا۔ اماں سوئی ہوتی ہے۔ ایک ہاتھ اُسے جگاتا ہے
یہ فرید کا ہاتھ ہے۔ فرید بالکل پہنچے کی طرح صاف ستراء۔ صاف کپڑے اور گلے میں
بستہ، سکول جانے کے لیے تیار۔

فرید :- اماں جی۔ اماں جی اٹھو۔

اماں بیڈار ہو کر دیکھتی ہے اور جبران ہو جاتی ہے۔

مال :- فرید پڑھو۔ تم۔۔۔ تم کہاں جا رہے ہو؟

فرید :- سکول اماں جی۔ میری کنگھی کر دو۔

کنگھی اس کی طرف بڑھتا ہے، جسے وہ آپریدہ ہو کر تھامتی ہے اور اس کے
بالوں میں پھیرتی ہے۔

مال :- پر فرید۔۔۔ تجھے تو پڑھو۔۔۔

فرید :- میں نے دھکے نہیں کھانے اماں جی۔ میں نے فیکر نہیں ہونا۔۔۔ میں نے
پڑھنا ہے۔ (مسکرا کر) پڑھنا نہیں سننا ہے اور سیکھنا ہے۔ خدا حافظ
اماں جی۔

جانے لگتا ہے۔

مال :- پڑھنا شستہ تو کر لے۔

فرید :- میں نے خود ہی دو دھپی لیا تھا۔
دروانے تک جاتا ہے۔

ماں :- (کچھ سوچ کر) ٹھہر پڑر ..

ایک کونے میں رکھی لاٹھی لاکر اس کے ہاتھ میں دیتی ہے۔

فرید :- (لاٹھی کو پرے کرتا ہے، مجھے اس کی ضرورت نہیں اماں جی۔ میں دیکھ سکتا ہوں۔

دروازے کو ٹوٹوں کر۔

چلا جاتا ہے، اماں لاٹھی کی طرف دیکھتی ہے اور بچہ روئی پرے پھینک دیتی ہے۔

— ۲۳ —

آٹھواں منظر

دہی گلی۔ فرید بڑے اطمینان سے چل رہا ہے۔ صرف ان تین چیزوں کو باری باری چھو کر چلتا ہے۔ جن کو پہلے چھوتا تھا، کیمرہ اس کے ہاتھوں پر جوان چیزوں کو چھو رہے ہیں۔ کبھی بھی میں۔ کبھی کسی سڑک پر۔ باغ میں۔ دروازے پر اور میہیں سے وہ ہاتھ بڑے ہوتے ہیں۔ فرید اب شہر میں ہے۔ ایم اے کا طالب علم ہے۔ ہوشیں میں رہتے ہیں۔ وہ اپنے آس پاس کو اتنی اچھی طرح جانتا ہے کہ اس کے انہی ہونے کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ صرف اس کا ہاتھ کبھی کبھی چھونے کے پیے آگئے آتا ہے اس کی آنکھیں بھی نارمل حرکت میں ہوتی ہیں۔ اور وہ بات سنتے ہوئے چہرہ مناطب کی جانب کر لیتا ہے۔

مونیاڑ

فرید کانج میں۔ کلاس میں۔ ہوشیں میں۔ دوستوں کے ساتھ۔ لاہوری میں ایک دوست کتاب پڑھ رہا ہے اور وہ سن رہا ہے۔

نواں منظر

کانج یا ہوشیں کی کینٹیں۔ پانچ چھ لڑکیاں لڑنے کے پیشے ہیں۔ دیپر چائے لاتا ہے۔

اور بڑن فرید کے آگے رکھتا ہے۔

لڑکی ۱۔:- لائیئے میں بنا تی ہوں۔

لڑکا :- خاتون آپ شاید اس عقل کے آداب نہیں جانتیں۔ یہاں چانے ہمیشہ فرید صاحب بساے ہیں۔

لڑکی ۲۔:- (جیرت سے) فرید صاحب۔

فرید بڑے اہتمام اور سلیقے سے چائے بناتا ہے۔ اور پھر پیالیاں سب کو تھاماتا ہے۔

فرید :- چینی ایک چھپڑاں دی گئی ہے۔ اس سے زیادہ آپ کی صحت کے لیے مضر ہے۔

لڑکی ۳۔:- یہ آپ کیسے کر لیتے ہیں فرید صاحب؟

فرید :- میں سبکا، کیسے کر لیتا ہوں بی بی؟

لڑکی ۴۔:- یہی چائے کیسے بنایتے ہیں؟

فرید :- جیسے آپ بنایتی ہیں۔ دیے....

لڑکی ۵۔:- لیکن میں تو دیکھ سکتی ہوں۔

فرید :- (مسکراتے ہوئے) میں بھی دیکھ سکتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ خوش شکل ہیں اور اسی لیے آپ کو ذرا لیے دیے رہنے کی عادت ہے۔ آپ نے میری بنائی ہوئی چائے کا صرف ایک گھونٹ پی کر پیالی رکھ دی ہے۔ میرے کافلوں نے پیالی کو میرے مگراتے ہوئے سناتھا۔ میں بھی دیکھ سکتا ہوں۔ لیکن میرا طریقہ ذرا مختلف ہے۔

لڑکا :- فرید نے لپنی معدودی کو مجبوری نہیں بخنے دیا۔ ہم سب کو اس پر بہت غریب ہے۔

لڑکا :- (منہ بنائکر) غاک غریب ہے۔ پچھلی مرتبہ دو صفوں اسے میں نے

گرداست۔ امتحان ہوئے۔ یہ فرست ڈویژن میں پاس اور ہم بالکل ہی فیل۔
لڑکا ۲:- جبھی میں تو شکر کرتا ہوں کہ یہ دوڑوں میں حصہ نہیں لیتا ورنہ وہاں بھی
ہمیں پہنچے چھوڑ جاتے۔

فرید:- میں پہنچے رہنا انورڈ نہیں کر سکتا۔

لڑکی ۳:- آپ نے کیسے اپنی معدود ری کو مجبوری نہیں بننے دیا؟

فرید:- (مسکرا کر) میں معدود ری نہیں۔ جسم کا ایک حصہ اگر بیکار ہو جائے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ سارا جسم ختم ہو گیا ہے۔ آنکھیں نہ ہونا ایک کمی ہے۔
اور میں کو ششیں کرتا ہوں کہ اس کمی کو کم سے کم محسوس کروں۔

لڑکا ۱:- جس طرح ان صاحب۔

ایک لڑکے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے۔

میں دماغ کی کمی ہے اور یہ بھی اسے کم سے کم محسوس کرتے ہیں۔

ایک لڑکا اندر اگر فرید کے کان میں سرگوشی کرتا ہے۔

فرید:- معاف کیجیئے گا۔۔۔ (اٹھ کر جاتا ہے)

————— ۵۴۷ ———

دسوال منظر

فرید کا کمرہ۔ کمرے میں فرید کی ماں اور جہاں بیٹھتے ہیں۔ جہاں کے ہاتھ میں ایک ٹیپ ریکارڈر ہے اور ماں نے ایک گھنٹری اٹھا رکھی ہے۔ فرید کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ اور کھڑا ہو جاتا ہے۔ ماں "فرید پُپٹر" کہتی ہے تو اس کی طرف جاتا ہے۔

فرید:- آپ!

دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو تکتی ہیں۔

مال :- تیرا دل اُس نہیں ہوا تھا فرید۔

فرید :- ہوا تھا اماں جی۔

مال :- تم خوش تو ہوناں پڑ۔

فرید :- جی اماں جی۔

مال :- مجھ سے کوئی بات کرو پڑ۔

فرید :- اچھا اماں جی۔

مال :- جی اماں جی۔ اچھا اماں جی.... شہر میں اگر بھی بائیں کرنا نہیں سیکھا۔

فرید :- بھائی... بھائی کا کوئی خط پڑ۔

بھائی :- (رودہنسی ہو کر) اُدھرا بوجو دبی سے آیا ہے شادی کی ہے اور چوتھے

ردزفلائنٹ پر واپس... نہ یہ کوئی بات ہے۔ ہر ہیئنے دن سوتے جوڑے

بھیجتا ہے کسی ذکری کے ساتھ.... میں نے پھوکتے ہیں جوڑے... اب

اس ہیئنے پہ ٹیپ ریکارڈر ڈیجی دیا ہے۔ انگریزی کیسلوں والا، نہیں نے

پھوکنا ہے ٹیپ ریکارڈر۔ یہ تو رکھ لے فرید۔

فرید :- لیکن بھائی نے یہ آپ کے لیے بھیجا ہے۔

بھائی :- تیرے کام آنے گا۔ تو کلاس میں لے جا کے ریکارڈ گر لینا جو کچھ پڑھلتے

ہیں، اور پھر یہاں آگر سن لینا۔

مال :- رکھ لے۔ اصل میں خورشید تھیں صرف ٹیپ ریکارڈر دینے کے لیے

ہی آئی ہے۔ اور ہاں بلقیس کی مان نے عجیب بات کی ہے۔ ایک دن منہ

پھاڑ کر کہنے لگی رشتہ تو آنکھوں والے کے ساتھ کیا تھا اس کے

ساتھ نہیں۔

بھائی :- لو میرے دیر کو رشتہوں کی کمی ہے۔ آج ہاں کرے تو چناب کے کنارے

کی کوئی سوہنی ڈھونڈ لا دیں۔

ماں :- دیے تو بلقیس اسی شام آئی تھی۔ اس تی نے تور درد کے ٹراحال
کر لیا۔

فرید :- سیاہتی تھی؟

ماں :- سختی تھی مجھے فرق نہیں پڑتا... پُپڑاس کی ماں نے جواب دے
دیا ہے تو....

بھائی :- ماں شام سے پہلے چھپنا ہے۔ اُنھوں۔

ماں :- تو پڑاب جلدی آ اور اپنا گھر سنبعال۔ میری ہڈیوں اور گھسنوں میں اب
طاقت نہیں رہی۔

فرید :- میں فائمل کے فوراً بعد آ جاؤں گا۔ میں نے کون سی نوکری کرنی ہے زین
جو ٹھیکے پر دے رکھی ہے۔ اسے خود کاشت کروں گا۔

ماں درد وازے کے قریب جا کر رکتی ہے۔

ماں :- فرید۔ میرے پاس آپتر۔

فرید قریب آتا ہے تو ماں گنگھی نکال کر اس کی جانب دیکھتی ہے۔
دیکھو تیرا چیر پھر سیدھا نہیں۔

اس سے بالوں میں گلگھی کرتی ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔

اللہ نگہبان میرے بچے ...

ندنوں جاتی ہیں فرید شیپ ریکارڈر چھوگردی کرتا ہے۔ پھر اسے آن کرتا ہے۔

9 JUST CALLED TO SAY THAT 9

LOVED YOU

اندھے گوکار سیٹوی ونڈرز کا گانا سنتا ہے، اور اس پر اثر

ہوتا ہے۔

— CUT —

گیارہوا منظر

فرید کلاس ہیں۔ پروفیسر کی بات غور سے سن رہا ہے۔ کلاس سے نکل رہا ہے
وغیرہ دغیرہ۔

— CUT —

بارہوا منظر

کالج یا یونیورسٹی کے کلاس روم سے لڑکیاں اور لڑکے نکل رہے ہیں۔ ان میں نئی رہگی سویرہ
شہر یا رہبھی ہے۔ وہ ایک بے حد امیر بابا پ کی اکتوپیٹی ہے اور اس میں کچھ کچھ مردائی
ہے یعنی بڑے ایقین کے ساتھ اور بغیر فرے سے بات چیت کرتی ہے۔ سیدھی ہو گر چلتی
ہے۔ خوش شکل ہے اور آنکھیں بے حد خوب صورت ہیں۔ باہر نکل کر ایک بخ پر
جا پڑتی ہے۔ کچھ دور باقی تینوں لڑکیاں بیٹھ جاتی ہیں۔
لڑکی ملے۔ مجھے تو بڑی بد دماغ لگتی ہے۔

۱۔ - لوچھے سے رہنے والی تو حافظ آباد کی ہے ناں ...

۲۔ - گیوں بھٹی حافظ آباد میں بندے نہیں رہتے۔ میں خود کا لاشاہ کا کوئی
رہنے والی ہوں۔

۳۔ - تمہاری بات اور ہے۔ سنا ہے اپنے ماں باپ کی اکتوپیٹی ہے۔ بلکہ
باپ کی۔ اور بابا بہت زبردست امیر ہے۔

۴۔ - دیسے بھتی یہ تو مانو ہی مانو کے خوب صورت بہت ہے۔ اور کیا آنکھیں ہیں

جیسے سیاہ تلیاں پھرگ رہی ہوں، جیسے دو گھری جھیلیں ہوں۔
مٹا:- حافظ آباد میں تو چپڑ دنیرہ ہوتے ہیں، مانی ڈیر، جھیلیں نہیں۔

اتی دیر میں سوریا اپنے پنج سے اٹھتی ہے اور ان تینوں کے پاس آجائی ہے۔
سوریا:- السلام علیکم۔

۲۰۳ :- و علیکم السلام۔

سوریا:- میرا نام سوریا شہر یا رہے۔

مٹا:- یہ کھنثوم ہیں۔ ادھر طاہرہ اور میں جمیلہ ہوں۔ آئیے، بیٹھئے۔

سوریا:- میں آج کے لیکھر کے نوٹس نہیں لے سکی۔ پہلا دن تھا ناں۔ کیا آپ مجھے
اپنے نوٹس ایک دن کے لیے دے سکتی ہیں۔ نقل کر کے واپس کر دوں گی۔

مٹا:- (نوٹس دیتے ہوئے) کچھ اتنے شاندار تو نہیں بہر حال....

سوریا:- مسکریہ۔

چاروں کچھ دیر چپ رہتی ہیں۔

سوریا:- دیکھیں ابھی ہمیں پورے چھ ماہ اکٹھے رہنا ہے۔ کیا ہم سب اس طرح چپ

بیٹھی رہیں گی؟

مٹا:- آپ ہی کوئی بات کریں۔ (مسکراتی ہے)

سوریا:- ہم لوگ حافظ آباد کے رہنے والے ہیں۔

تینوں ہنسنے لگتی ہیں سوریا حیران ہو کر دیکھتی ہے۔

مٹا:- اور جمیلہ کا لاشاہ کا کوئی رہنے والی ہے۔

پھر نہستی ہیں لیکن سوریا کی سمجھے میں نہیں آتا کہ کیوں ہنس رہی ہیں۔

سوریا:- وہاں میں اپنے ابو کے ساتھ رہتی ہوں۔

مٹا:- اہ ادر اتی ۶

سوپرا :- وہ نہیں ہیں۔ صرف آتو ہیں اور میں پہلے میں اسلام آباد ہیں پڑھتی تھی۔ اور اپنی ایک خالہ کے پاس رہتی تھی۔ خالو کی ٹرانسفر ہو گئی تو مجھے بہاں آنا پڑتا۔

وہ تینوں ٹرے غور سے اس کی آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔

آپ لوگ میری طرف اتنے غور سے کیوں دیکھ رہی ہیں۔

مٹ :- بالکل سیاہ تیلیوں کی طرح پھرک رہی ہیں۔

مٹ :- اور جھیلیں۔

مٹ :- سبحان اللہ۔

سوپرا :- میں سمجھی نہیں۔

مٹ :- یہ مخلوق بڑی بد تیز ہے۔ آپ اسے چند روز میں سمجھ جائیں گی۔

فرید قریب سے گزر رہا ہے۔ اس طرح چل رہا ہے کہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ نابینا ہے۔

جمیلہ :- فرید صاحب، ذرا ادھر تشریف لائیں۔

فرید مرد تھے اور ان کے قریب آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔

فرید :- جی فرمائیں۔

مٹ :- آپ کے پاس چیونگم ہوتی ہے۔ ذرا ہم بے چاروں کو ایک ایک چیونگم تو کھلائیں۔

فرید مسکرا کر جیب میں سے تین چیونگم دیتا ہے۔

مٹ :- ایک اور سویسا شہریار کے لیے۔ یہ آج پہلے دن آئی ہیں۔

فرید :- انہوں نے تنقید کے حوالے سے بہت پر منز سوالات کیے تھے کلاس میں۔ چوتھی چیونگم نکال کر آگے کرتا ہے۔ سوپرا ہاتھ بڑھاتی ہے۔ فرید کا ہاتھ وہیں ہے۔

سویرا جنم جلا کر آگے بڑھ کر اٹھاتی ہے۔ ان کے ہاتھ مس ہوتے ہیں۔ فرید کے چہرے کاری ایکشن۔ سویرا سمجھتی ہے کہ اس نے جان بوجھ کرایسا کیا ہے۔ ہمدا ناپسند کرتی ہے۔

سویرا :- اگر آپ کسی ڈرائے میں اندر ہے کاگردار ادا کر رہے ہیں تو کم از کم اس کی ریہر سل یہاں تونہ کریں۔

فرید :- جی۔

جمیلہ :- (گھبرا کر) دراصل سویرا صاحبہ۔ میرا خیال ہے اگھے بیکپر کا وقت ہو گیا ہے۔

۲۱۱ :- ہاں چلنا چاہئیے۔

وہ تینوں اس صورت حال سے نکلنے کے لیے جلدی سے چلی جاتی ہیں۔ سویرا بھی جانے لگتی ہے۔

فرید :- میں سویرا (سویرا مژتی ہے) میں آپ کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ مجھے اندر ہے کاگردار ادا کرنے کے لیے کسی خاص ریہر سل کی ضرورت نہیں۔ سویرا پر انتشار ہوتا ہے کہ وہ تو پچ سوچ اندر ہا ہے۔ اس کاری ایکشن۔

— CWT —

تیرہواں منظر

کینٹیں۔ فرید اپنے ہم جماعت رکنوں اور رٹکیوں کے ساتھ بیٹھا ہے۔

فرید :- مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے مک پیں معدود رافراد کو معاشرے کے بہاؤ سے الگ کر کے کنارے پر بٹھا دیا جاتا ہے کہ بھئی تم تو بے چارے ناپینا ہو، چل پھر نہیں سکتے، اپاچ ہوا سی پیے اوہر پیٹھے رہو۔۔۔۔۔ ہم تھیں دیکھ کر

چہرے پر افسوس اور رنج کے جذبات لے آئیں گے... زبان سے چھپ کر
کریں... ہمدردی کریں گے... لیکن تمہیں اپنے ساتھ ساتھ نہیں
چلاتیں گے... تو جناب میں تو ساتھ ساتھ چلوں گا.

لڑکا ۱:- دہنس کر، بس ساتھ ساتھ ہی چلو. تم تو ہم سے آگئے نکل جاتے ہو.
فریدہ :- پہلے میری آنکھیں تھیں، اب نہیں ہیں... اس کے علاوہ تو میرے
پاس وہ سب کچھ ہے جو دوسرے انسانوں کے پاس ہوتا ہے... بیوں بھی
اللہ تعالیٰ کا یہ نظام ہے کہ اگر انسان کی ایک جس چیز جانے تو اس کی بقیہ
جیسیں پہلے سے تیز ہو جاتی ہیں تو جناب کوئی چیز کم نہیں ہوتی....
حساب برا برد ہتا ہے۔

لڑکا ۲:- یار ایک چیز تو تم میں کرتے ہو گے!

فریدہ :- کون سی؟

لڑکا ۳:- کسی حسین چہرے کو دیکھنا...

فریدہ :- نہیں... بہت زیادہ نہیں... آپ نہیں جانتے کہ آواز میں چہرے
کا حُسن بھی رچا ہوتا ہے۔ مجھے آواز الگ آتی ہے اور حُسن کی پائل کالوں
میں الگ چھنکتی ہے۔

تمام لڑکے :- داہ داہ سبحان اللہ۔

فریدہ :- اگر آنکھیں نہ ہونے سے انسان حُسن نہ دیکھ سکتا تو پھر ہو مرادِ ملن
شاعر نہ ہوتے... اور سیخوں اتنا بڑا موسیقار نہ ہوتا... یہی ان
دوں ایک امریکی موسیقار سینٹوی دندرز کی کیست مُن رہا ہوں...
وہ بھی مجھے ایسا ہے۔

لڑکا ۴:- یہ تو داکٹرِ اللہ حسین اتنے بڑے جیسے عالم تھے اور پیرِ انشی نا بینا تھے:

لڑکی ۔۔ او ہو سویرا حافظ آبادی تشریف لارہی ہیں۔
سویرا آتی ہے سنجیدہ اور خاموش۔ سب لوگ انتظار کرتے ہیں کہ بات کرسے۔ بالآخر فریدی کے سامنے کھڑے ہو کر کہتی ہے۔

سویرا ۔۔ فرید صاحب۔

فرید ۔۔ جی مس سویرا۔

وہ چائے بنانے ہے۔

سویرا ۔۔ دراصل آنکھیں میری نہیں تھیں جو آپ کو نہ دیکھ سکی ۔۔۔ ہیں پانی حماقت کی معافی چاہتی ہوں۔

فرید ۔۔ انسان غلطیوں کا پُتلہ ہے ۔۔۔

لڑکا ۔۔ (سرگوشی میں) یہ تو پُتلی ہے۔

سویرا ۔۔ آپ کے کسی انداز سے شک نہیں ہوتا تھا ۔۔۔ کہ آپ ۔۔۔ اور ہیں سمجھی ۔۔۔ کہ آپ جس طرح کے لڑکے ہوتے ہیں آج سک ۔۔۔ لڑکیوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے ایسا کر رہے ہیں۔

فرید ۔۔ آپ تشریف رکھئے۔ (چائے کی پیالی بنانے کا ہے) چینی ایک چمچہ۔ اس سے زیادہ آپ کے لیے مضر ہے ۔۔۔

سب لوگ ہستے ہیں۔

— CUT —

چودہوال منظر

سویرا کا چہرہ جو بار بار مژگر پچھے پوچھ رہا ہے ۔۔۔ جیسے فرید کو دیکھ رہی ہو۔

— CUT —

پسند رہواں منظر

ایک عالی شان حوصلی۔ ایک راہداری۔ شاندار ڈرائینگ روم۔ ایک صاف ستراء
ملازم چائے کی ٹرالی دھنکیتا چل رہا ہے۔ ڈرائینگ روم میں داخل ہوتا ہے یہاں
شہریار بیٹھا ہوا ہے۔ ایک انہتائی وجہ پر اور پار عبد بوڑھا ہو سکے تو اس کی
آنکھیں بھی خوب صورت اور بڑی بڑی ہوں۔ نہایت لفاست سے بلبوس ہے۔
ڈرائینگ روم میں مختلف نو درات رکھے ہیں۔ خاص طور پر نازک قسم کے بہت
سارے گلدان ہیں۔ وہ ایک گلدان کے نقش و نگار دیکھ رہا ہے۔ اور خوش ہونا
ہے۔ ملازم چائے کی ٹرالی لاتا ہے۔ شہریار خود چائے بناتا ہے۔ پہلی سپلیٹیا ہے۔
اور مسکرا کر کہتا ہے۔ "سویرا...، بیٹی اب چھپنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے معلوم ہے
کہ یہ چائے تمہارے ہاتھوں کی بنی ہوئی ہے...، سویرا..." سویرا ایک ستون کے
پیچے چھپی ہوئی ہے، جھانکتی ہے۔

سویرا...، ہمیلو ایلو ڈیپر...

ہنسنی ہوئی آتی ہے اور شہریار سے ملتی ہے۔ شہریار چل نہیں سکتا۔ لیکن اس منظر
میں یہ نہیں بتا پا جاتا۔

شہریار۔ جب بھی آتی ہو، پہلے کہن میں جاتی ہو اور میرے یہے چائے بنانکر بھیج دیتی
ہو... اور پھر چپوں کی طرح چھپ جاتی ہو۔

سویرا۔ لیکن آپ ہمیشہ جان جاتے ہیں... کیسے ابو... بھوئی P S E وغیرہ
کا چکر ہے۔

شہریار بدھبت تو ہے، یہ AXTRA SENSORY PERCEPTION

حسیات سے پرے اور ہوتا ہے۔ جو جاگتا ہے... میں نے چائے کا پہلا گھونٹ

بھرا تو اس میں تمہاری انگلیوں کی خوشبو تھی۔ (سویرا اپنی انگلیوں کو سونگھے کر رکھے بنا تھے) میری آنکھیں پندر ہوں تو بھی جان جاؤں کہ تم کمرے میں داخل ہو گئی ہو۔

سوہرا :- اگر آنکھیں بند ہوں تو بھی اپو....

شہریار :- بان...

سوہرا بے کوئی بھی گھرے میں داخل ہو یا صرف میں

شہریاں ہے صرف تم... گیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اس لیے صرف تم، اسلام آباد
کے بعد لاہور کیجھ سک ورث نہیں لگا...
...

سوپرا... عرفِ عمارتیں... لوگ نہیں ...

شہر بارہ۔ پوشٹل کا گیالگو EXPERIENCE

سویرا: ٹھیک ہے... (سر ملاکر) ٹھیک ہے... خود یہاں عیش کر رہے ہیں۔

ادریجیہ دہان تعلیم کے بھانے ایک چھوٹے سے کمرے میں قید کر رکھا ہے۔

شہریار:- قید تو میں ہوں بٹھے..... پتھر نہیں کب رہائی کا حکم آتا ہے۔

سویرا :- دریاس آگر، اپو آپ کیسی بائیں کرتے ہیں... آپ کی صحت تو ما شام اللہ

اب پہت اچھی ہے۔

شہریار: پچھلے ماہ میرے ایک صحت مند دوست کا انتقال ہو گیا۔ میں نے اس کے ڈاکٹر سے وجہ پوچھی تو ہمیں لگا۔ کبھی کبھار بالکل صحت مند آدمی کا دل یکدم ساکت ہو جاتا ہے... اور جہاں ہوتا ہے جیسا ہوتا ہے، ایک سیکنڈ میں ختم ہو جاتا ہے... بلکہ رہا ہو جاتا ہے۔

سوہا:- (بیگ میں سے ایک گلداں نکال کر، یہ دیکھنے آپو۔

شہریار:- (پے حد خوش) سویرا بیٹھے پا... پا تو... بینگ خاندان کے عہد

کا ہے... داہ داہ کیا نزاکت ہے، پھولوں بولوں میں... تم نے کہاں
سے لیا....

سویرا:- تحفے کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا کرتے... مجھے معلوم ہے کہ خوبصورت
گلدان آپ کی کمزوری میں....

شہرپار:- خوب صورت گلدان اور تم... تھاری امی... وہ بچولوں... وہ ہر وقت
بچولوں کو اپنے سامنے رکھتی تھی... کہتی تھی کہ میں بچولوں پر لنظر جاتی ہوں.
تو سانس چلتا ہے، درست رکتا ہے... سانس تو اس کا رک ہی گیا... اور یہ
گلدان رہ گئے...

سویرا:- امی کمرے میں داخل ہوتی تھیں تو بھی بند آنکھوں کے باوجود آپ کو پتہ چل
جاتا تھا ابو.

شہرپار:- ہاں... تم ہنسنے کی صبح کو جاؤ گی ناں... میں اب بہت تنہا ہو جاتا ہوں.
تم امتحان دے لو... پھر... اچھا تو نہیں گتا، بلکن میری خواہش ہے کہ شادی
کے بعد تم میرے پاس رہو، یہ حوصلی... بیٹھ آپ کچھ دیست کر لوناں...
آنی بھی ڈرائیور کے آئی ہو...

سویرا:- اچھا ابو.

————— ۳۶۷ ———

سوہنے منظر

نہر کا کنارہ، فٹ پانچھ پر فرید چل رہا ہے، دوسری جانب سویرا آہستہ کا رچلا
رہی ہے، کافی دیر تک وہ اُسے مگن ہو کر دیکھتی رہتی ہے، بالآخر فرید کھڑا ہو جاتا
ہے، کار بھی رک جاتی ہے.

فرید:- میں سویرا کیا یہ آپ ہیں؟
سویرا:- (میرا ہو گر) ماں... لیکن آپ... آپ کو کیسے معلوم ہو گیا.

فرید:- آپ کی کار کے انجن کی فاص آواز...
سویرا:- آپ میرے ساتھ آ جائیں، میں بھی کالج ہی جا رہی ہوں...
فرید:- لیکن میں تو کالج نہیں جا رہا.

سویرا:- آپ کہاں جا رہے ہیں؟

فرید:- سیر گرنے... پہلے دو بیرونی خالی ہیں... اگر آپ پسند کریں تو آپ بھی
آ جائیں... دیکھئے گیا خوب صورت منظر ہے.

سویرا کا رد کر اُتری ہے، اور اس کے ہمراہ چلنے لگتی ہے۔ باقی کرتے جاتے ہیں،
اور پہلے چلتے ہیں... یہاں سے ایک منٹاڑ شروع ہوتا ہے کہ یہ دونوں آہستہ
آہستہ نزدیک آ رہے ہیں، اگر مناسب ہو تو سیبی و نڈر زر کا گانا اور لیپ کردا
دیا جائے۔

— ۵۴ —

کسی بھی سیٹ پر، سویرا اور فرید۔

فرید:- آنکھیں نہ ہوں تو زندگی گزارنا تباشکل نہیں ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں،
میں سمجھتا ہوں کہ معدود انسان اگرا پنے آپ پر ترس کھانا اور آنسو ہیانا
چھوڑ دے تو آدھے میٹھے حل ہو جلتے ہیں...
سویرا:- اور باقی آدھے...

فرید:- ان کے پیے صرف ہمت در کار ہے... میں پچھلے چھسات برس سے ہر دفعہ
کام کر رہا ہوں جو ایک نارمل انسان کرتا ہے، بگاڑیوں اور بیویوں میں سفر
کرتا ہوں، پڑھتا ہوں، اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھتا ہوں... اپنے آپ کو

تھوڑا سا ڈسپلنڈ کرنا پڑتا ہے میں۔

سویرا :- آئندہ کے بارے میں کیا سوچا ہے؟

فرید :- بلقیس کی والدہ اگر انکار نہ کر دیتیں تو اس کے ساتھ شادی کرتا اور اپنی زمین کی دیکھ بھال کرتا۔

سویرا :- دمسکراتی ہے، یوں بھی تم شاید اب کسی کم پڑھی لکھی اڑکی کے ساتھ زندگی بسرنہ کر سکو...

فرید :- نہیں میں تو کروں...

سویرا :- (غصے سے) تو پھر بلقیس بیگم سے بات کی جائے؟

فرید :- بات... پتہ نہیں... ویسے تو ماں جی کہتے تھے کہ بلقیس روتنی بہت ہے۔

سویرا :- اچھا اچھا بہت روتنی ہے... ٹھیک ہے... ٹھیک ہے فرید جاؤ اپنی روشنے والی ٹریسٹی کوئین کے پاس... خدا حافظ...

جاتی ہے۔

فرید :- (حیرت سے) اب اسے کیا ہوا ہے؟

————— ۶۱۷ ———

سترنوں منظر

فرید اپنے کمرے میں پڑھ رہا ہے۔ سانند میں ہلکی آواز میں ٹیپ ریکارڈر بھی چل رہا ہے۔ سویرا اندر آتی ہے اور خاموشی سے کھڑی ہو جاتی ہے۔

فرید :- (تھوڑی دیر بعد سراٹھا کر) سویرا۔ (خاموش رہتی ہے) مجھے معلوم ہے تم ہو...
.

سویرا :- کوئی بھی کمرے میں داخل ہو جاتا تو تمہیں معلوم ہو جاتا؟

فرید :- نہیں صرف امآل جی ... اور اب تم ...
 سویرا پر شہریار کی آواز اور فرید پر ہوتی ہے۔ صرف تم ... کیونکہ میں تم سے مت
 کرتا ہوں اس لیے صرف تم ...
 سویرا امسکراتی ہوئی چلی جاتی ہے۔

— ۳۷۴ —

اٹھارہواں منظر

امتحان ہو رہے ہیں، سویرا، اور باتی لوگ تو لکھ رہے ہیں۔ جب کہ فرید کے ہمراہ
 ایک نوجوان لڑکا ہے۔ فرید کو پس پر ٹھپ کر سنا تاہے اور فرید جو کچھ بتاتا ہے وہ پر پے
 پر لکھتا جاتا ہے۔

— ۳۷۵ —

انیسوال منظر

فرید کا ہوشیل۔ اس کے دوست پیکنگ کر رہے ہیں۔ گھروں کو لوت رہے ہیں۔
 لڑکا ملٹ :- (کمرے میں جھانکتے ہوئے) ادھو صاحب بہادر جانا نہیں ہے اس
 پھٹپر جگہ سے ... اب کیا ضرورت ہے یہاں رہنے کی ... امتحان تو
 ختم ہو گئے۔

فرید :- میں کل جاؤں گا ... خدا حافظ!

لڑکا ملٹ :- اگر میں بچے کی گاڑی پر جانا ہے تو میرے ساتھ آ جاؤ فرید ... نہیں
 تو خدا حافظ ...

فرید :- شکریہ ... خدا حافظ

لڑکا :- اللہ تیر اشکر ہے۔ فرید صاحب آج شام میں اپنی پیاری امی کے پاس بیٹھا دیسی گھنی کے پرانے کھار بڑا ہوں گا اور آپ گینٹین کی سڑی ہونی روپیاں کھار ہے ہوں گے۔ خدا حافظ۔

سویرا آتی ہے۔ سانس چڑھا ہوا۔ اندر جھانکتی ہے اور پھر اسے امینان ہوتا ہے۔

سویرا :- مجھے ڈر تھا کہ کہیں تم بھی امتحان سے نارغ ہوتے ہی یہاں سے بھاگ نہ جاؤ۔۔۔

فرید :- یہی نے دراصل اماں جی اور بھابی کے لیے ایک دوجوڑے خریدنے تھے اس لئے مرک گیا۔

سویرا :- بلقیس کے لیے کچھ نہیں خریدنا؟

فرید :- اس لئے اگر اس معصوم دیہاتی لڑکی کو معلوم ہو جائے کہ ایک انتہائی پڑھی لکھی اور خوب صورت لڑکی صرف اس کی وجہ سے جل جل کر کباب ہوئی جاتی ہے تو وہ کیا کہے۔۔۔

سویرا :- یہی خواہ مخواہ۔۔۔ اچھا اب آپ ذرا اٹھئے اور میرے ساتھ چلنے۔۔۔

فرید :- کہاں؟

سویرا :- جہاں میں لے چلوں۔۔۔

فرید :- کوئی بہت خفیہ پروگرام ہے؟

سویرا :- ہاں۔۔۔ (اس کا بازد تھام یتی ہے) اور یہ ٹیپ ریکارڈر بھی لے چلو۔

ہاں ہاں لے چلو

درخت ہوں۔ درختوں کے قریب کارکھڑی ہوتی ہے۔ فرمد جیران ہے کہ یہاں کیوں
لائی ہے۔ دہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جنگل میں چل رہی ہے۔ پھر ایک نسبتاً صاف جگہ
آتی ہے۔ یہاں ایک میز ہے۔ اس پر ایک کپک ہے اور ایک مومنی جل رہی ہے۔
صرف دو گرسیاں ہیں۔ سویرا ٹیپ ریکارڈر بھی وہیں رکھ دیتی ہے۔ اس کا
ہاتھ پکڑ کر اسے ایک کرسی پر بٹھاتی ہے اور خود سامنے بیٹھ جاتی ہے۔

سویرا :- میری طرف دیکھو فرید۔

فرید :- دسکراکر، اچھا۔

سویرا :- یہ سویرا ہوں۔

فرید :- دہ تو تم ہو... .

سویرا :- تم مجھے ہیپی بر تھڈے نہیں کہو گے فرید... .

فرید :- بر تھڈے۔ تمہاری!... کیا ہو رہا ہے سویرا... .

سویرا :- ہم ایک گھنے جنگل کے درمیان یہ بیٹھے ہیں۔ میز پر میری سانگرہ کا
کپک ہے اور ایک مومنی روشن ہے۔

فرید :- اچھا... (ہاتھ آجھے کر کے) ہاں بہت تپش ہے اس میں۔

سویرا:- بہت تپش ہے فرید... بہت زیادہ۔

فرید :- ہیپی بر تھڈے ٹو یو سویرا... .

سویرا :- نہیں ابھی نہیں۔

دہ مومنی کو پھونک مار کر بجھاتی ہے۔ اور پھر وہی پھونک فرید کے چہرے پر اور
پھر کپک کا شتی ہے۔ فرید تالیباں بجا کر کرتا ہے۔ ہیپی بر تھڈے ٹو یو سویرا... .
ٹیپ ریکارڈر پر سٹیوی دندروں کا گانا کیمرہ پُل آڈٹ کرتا ہے اور جگل دکھاتی دیتا ہے۔